



سوال

(27) نماز اور روزے کا تعلق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض مسلمان علماء ایسے مسلمان فرد کو عیب دار بتاتے ہیں جو روزہ رکھتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا۔ حالانکہ نماز کا روزے میں کیا دخل ہے جب کہ میں روزہ رکھ کر جنت میں باب الریان کے ذریعے داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہونا چاہتا ہوں اور یہ بات معلوم ہے کہ روزہ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں۔ اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ لوگ جو آپ پر نماز نہ پڑھنے اور روزہ رکھنے کے باعث گرفت کرتے ہیں حق پر ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ اور اسلام اس کے بغیر قائم نہیں ہوتا اور نماز کو قصداً چھوڑ دینے والا شخص کافر ہے۔ اور دین اسلام سے خارج ہے اور کافر کا روزہ، صدقہ، حج یا کوئی بھی نیک عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر 54 میں فرمایا ہے کہ:

وَمَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُقْبِلْتُمْ مَعَهُمْ نَفَقَةً تَمْ لَأَنْتُمْ كَفَرًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْيَاثُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْتُمْ كَسَالَىٰ وَلَا تَنْفِقُونَ إِلَّا أَنْتُمْ كَارِبُونَ ٥٤ ... سورة التوبة

”ان لوگوں کے صدقات محض اس وجہ سے قبول نہ کئے گئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نہیں آتے نماز کے لئے مگر سستی کے ساتھ اور نہیں خرچ کرتے مگر دل کی کراہت کے ساتھ۔“

چنانچہ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ جب آپ روزہ رکھتے ہیں اور نماز نہیں پڑھتے تو آپ کا روزہ درست نہیں ہے اور یہ آپ کو نہ اللہ کے ہاں فائدہ دے گا اور نہ ہی اللہ سے قریب کرے گا جہاں تک آپ کا یہ خیال ہے کہ روزہ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آپ اس حدیث کو نہیں جانتے جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

(الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْحَجَّةُ إِلَى الْجَمْعَةِ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مَكْفُرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتَنَبْتَ الْكِبَارَ)

”پانچ نمازیں، ایک جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ ادا کرنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کی درمیانی مدت میں کئے ہوئے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جب کہ کبیرہ



گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کے ٹٹنے کو اس چیز سے مشروط کیا ہے کہ اس دوران آدمی کبیرہ گناہوں سے باز رہے مگر جب آپ روزہ رکھتے ہیں اور نماز نہیں پڑھتے تو آپ کبیرہ گناہوں سے نہیں بچ رہے۔ آپ غور کریں کہ نماز چھوڑنے سے بڑھ کر کون سا کبیرہ گناہ ہے بلکہ نماز چھوڑنا تو عین کفر ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ روزہ آپ کے گناہوں کا کفارہ بن سکے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ نماز چھوڑنا کفر ہے اور آپ کا روزہ قبول نہیں ہے۔ پس اسے میرے بھائی تم پر لازم ہے کہ تم اللہ کی طرف رجوع کرو سچی توبہ کرو اور وہ نماز جو اللہ نے تم پر فرض کی ہے اس کی ادائیگی کا اہتمام کرو پھر اس کے بعد روزہ رکھو اس لئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجے لگے تو ان سے فرمایا کہ:

(لیکن اول ما تم عوہم الیہ : شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله فإن ہم أجاؤک لذلک فأعلمهم أن الله افترض علیهم خمس صلوات بكل یوم ولینیت)

”سب سے پہلے تمہیں لوگوں کو توحید الہی اور میری رسالت کے اقرار کی طرف دعوت دینا ہے۔ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ نے ان پر ہر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔“

اس طرح آپ نے کلمہ شہادت کے بعد نماز کو رکھا پھر اس کے بعد زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 79

محدث فتویٰ